

شرح قیمت اخبار بدر
والہذا ریاست و گورنمنٹ
معاونین و رجہ اول جن کو عا پر
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو
معاونین و رجہ دوم جنکو عا پر جاری
کرانیکا حق حاصل ہو
معاونین سوم سے عام قیمت پیشگی عا
عام قیمت ابعد سے رنی پرچہ ہر جو صاحب
تایخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت
اخبار نہ روانہ کریں گے۔ ان سے حساب
بالبعد بجا دیگی۔ منونہ کے پرچہ کیواسطے۔ کرا
ٹکٹ آنا چاہئے خط و کتابت کیواسطے جوابی
کارڈ آنا چاہئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے
اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا
چاہئے بعد میں نہیں ملے گی۔ رسید ز اخبار
میں چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ دیا دیگی۔
روپیہ ارسال کرینے بعد اگر دوم مفتہ تک
رسید نہ چھے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہئے۔
لوکل ... عا۔ ... افیقہ ... عا۔ ...

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشمندان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له فاشمدان محمد عبدک رسولہ
یا سبار۔ کج میں احمد کے ہاتھ پان تمام گناہوں کو تویر کرنا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں بچے دل سے انکار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور وسوسہ تمام گناہوں سے بچا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ
بئی من کل ذنب التوب الیہ۔ سبار۔ رب اتی ظلمت نفسی واعترف بتدانی فاغض لی ذلونی فانہ لا یغض الذنوب الا انت۔ اکمیرے رب میں اپنی جان پر ظلم کیا اور اس گناہوں کو ترک نہیں کرتا ہوں

مرگناہ عشر کہترے سوا کوئی بخشیدہ نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد اب معہ حاضرین مجلس کے بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

- صفحہ ۲۔ خدا تعالیٰ کی تازہ وحی۔
صفحہ ۳۔ احمد مسیح کے ساتھ مبارک منظر۔ ڈائری
صفحہ ۴۔ واک و لائٹ۔ ایک لاکھ اشاعت بدر
صفحہ ۵۔ درس قرآن شریف۔ براہین احمدیہ
صفحہ ۶۔ گذشتہ قابل توجہ۔
صفحہ ۷۔ ایک عمدہ تجویز۔ ایک شاعری
صفحہ ۸۔ ایک کئی عربی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا۔
صفحہ ۹۔ عجیب آباد میں طوفان بے تمیزی
صفحہ ۱۱۔ احمدی احباب کے حالات۔ زمین کو کیا ہو گیا؟

بدر مسیح

۲۲۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ۱۶ مئی ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

”رکشتیاں چلیں ہیں تاہوں کشتیاں“

۱۲ مئی ۱۹۰۶ء

هَلْ اَتَاكَ خَلَايَاثُ الزَّلْزَلَةِ - اِذَا
زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ مِنْ زُلْزَالِهَا - وَ اُخْرِجَتِ
الْاَرْضُ اَنْفَالَهَا - وَقَالَ الْاِنْسَانُ
مَا لَهَا - يَوْمَئِذٍ تُخَدِّثُ اَهْلُهَا
بَانَ مَرَاتِكُ اَوْ حَى لَهَا -

ترجمہ۔ کیا تجھے زلزلہ کی خبر پہنچی جس کی طرف
واقعہ ہو گا۔ زمین ایک سخت دھکے دی جائیگی
اور زمین جو کہ اس کے اندر ہے۔ باہر پھینک
دے گی۔ یعنی اکثر جگہ ایسا ہو گا۔ تب انسان
کہے گا کہ آج زمین کو کیا ہو گیا۔ وہ تو مقررہ طریقوں
پر چلی گئی ہے۔

یعنی انسان پر حیرت طاری ہو جائے گی۔ کہ ان کے علوم
در تجارب کی حد سے باہر ظہور میں آئے گا۔ اس دن زمین
اپنا قصہ بیان کرے گی۔ کہ اس پر کیا آفت آئی۔ کیونکہ
خدا اپنے رسول کو اس کے مافی الضمیر کا ترجمان بنائیگا
اور اس رسول کو وحی کرے گا کہ کس باعث سے یہ غیر
آفت ظہور میں آئی۔ اور پھر خدا تعالیٰ مجھے فرماتا ہے کہ یہ
سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائیں گے
تازین کے لوگ تجھے شناخت کر لیں۔

Digitized by Khilafat Library

مقامی حکام پر ہیں

مجھے یاد ہے کہ جب یہاں کے سکوں نے غریب
احمد نور پر بلوہ کیا تھا۔ اس وقت میرے ہم عصر ایڈیٹر الحکم
نے ایک نوٹ شائع کیا تھا کہ محض اس وجہ سے کہ ایڈیٹر
الحکم ایسی فتنہ پردازوں پر تحریری نوٹس لیتا رہتا ہے۔
خصوصاً عداوت کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اور اس نے ظاہر کیا
تھا کہ میری جان۔ مال۔ آبرو خطرہ میں ہے۔ میں
سمجھتا ہوں۔ اس کا آغاز ہو گیا ہے۔ کیوں کہ ان
کے خلاف دفعہ ۳۲۳ کا ایک مقدمہ دائر کیا گیا ہے
جو نائب تحصیلدار صاحب ٹالہ کے ہاں دائر ہے
غائر تحقیقات اصلیت کو لے دیگی۔ اور آئندہ
کے لئے اس سے مقامی حکام کو ایک مفید اطلاع
ملے گی۔ اس کے متعلق اگر موقع پر تفتیش ہو لی
تو بہت جلد اصلیت کھلے گی۔

اخبار قادیان

- ۱۔ حضرت اقدس مجدد اہل بیت بخیر و عافیت ہیں
- ۲۔ صاحبزادہ میاں بشیر احمد کی شادی کی تقریب پر
جناب میر ناصر نواب صاحب۔ صاحبزادہ میاں محمود احمد
صاحب۔ مرزا عزیز احمد صاحب۔ مرزا محمد حسن بیگ
صاحب۔ مرزا سرور شاہ صاحب۔ مولوی یار محمد
صاحب بمعہ چند دیگر احباب کے ۱۰ مئی کی صبح کو
پشاور گئے۔ میاں بشیر احمد صاحب کا نکاح جناب
مولوی غلام حسن صاحب۔ صاحب رجسٹرار پشاور کی دختر
نیک اختر کے ساتھ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء میں ہوا تھا اور
اب پہلی دفعہ وہیں کو گھر لائے گئے واسطے احباب

مذکورہ بالا تشریف لے گئے ہیں۔ راستہ میں لاہور سے
خواجہ جمال الدین صاحب۔ میاں معراج دین صاحب اور
دیگر بعض مقامات سے چند دوست ساتھ ہوئے۔ ۱۶ مئی
کی شام کو قافلہ کے مع الخیر قادیان پہنچنے کا انتظار ہے
۲۔ اس ہفتہ میں کان پور سے سید قربان حسین صاحب
سرہند سے جناب نصیر احمد صاحب گوجرانوالہ سے۔
میاں فیروز بخت صاحب اور ناصر صاحب لاہور سے
عظیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب قن
شیخ محمد رشید صاحب بنارس سے برادر محبوب الرحا
صاحب۔ دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے
تشریف لائے۔

مقدمہ۔ سکوں نے جو جھوٹی ناش احمد نور
وغیرہ پر کی تھی اور عدالت گورڈ اسپور سے خارج ہوئی تھی
اس کی اپیل نگرانی بھی چیف کورٹ خارج ہوئی
اور جو بلوہ کا مقدمہ احمد نور کی طرف سے سکوں
پر تہادہ واپس اسی عدالت میں بلے مزید کارروائی سبھا گیا۔
جس میں پہلے تھا۔

تار گہر۔ باوجود اس قدر کثرت کا دوبارہ ایک تار کر جیلا ہو گیا
تا حال افسران تار کی توجہ اس طرف نہیں پھری کہ قادیان کے
ڈاک خانہ میں تار کا ہونا بھی ضروری ہے؟ (باقی آئندہ اشراں)

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کو
متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرمایا کہ عرب صاحب سید عبد الحمی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحمی صاحب عرب بغداد
کی ہر جو کل لغات مشککہ فرقان حمید کے لئے لکھی گئی ہیں
چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ
در حقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت
اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور مادری
زبان اس کی عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جانتاں میرا
خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان دان
سے سرزد ہو جاتی ہیں۔ اور میری دانست میں وہ مفید
کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔

مرزا غلام احمد

نارنگی کی قیمت قادیان قادیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

Digitized by Khilafat Library

احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور

۴۔ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں نبی کے اندھے عیسائی احمد مسیح کا دشنام ملا تھا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرینے واسطے مجھے مباہلہ کے واسطے طلب کیا اس کے جواب میں ۵۔ مئی کے اشتہار میں میں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ بدین شرط کہ لاہور کلکتہ مدراس اور بمبئی چار مقامات کے بشپ صاحبان اس مباہلہ میں شامل ہوں اور اس شمولیت کیواسطے ان کے لئے تکلیف سفر برداشت کرنے اور کسی ایک جگہ جمع ہونے کی بھی شرط قرار نہیں دی کیونکہ میرے نزدیک مباہلہ تحریری بھی ہو سکتا ہے چنانچہ یہ اشتہار علاوہ علیحدہ چھپنے کے اخبار بدو نمبر ۱۰۔ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ اول پر اور اخبار الحکم نمبر ۱۰۔ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۱ پر بھی شائع ہو چکا ہے اور اس کے جواب کے واسطے تین ماہ کی لمبی مہلت بھی دی گئی ہے۔ لیکن کج محض خیال آیا ہے کہ اس مباہلہ میں عیسائی صاحبان کو اور بھی سہولت دی جاوے تاکہ ان کا کوئی چھوٹا عذر بھی پائی نہ ہو اس واسطے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مباہلہ کیواسطے خود احمد مسیح نابینا کے بالمقابل ہی طیار رہوں۔ بشپ صاحبان اگر پسند نہیں کرتے تو وہ بالمقابل اپنا نام پیش کریں بلکہ اپنی تحریری سند دیکر بذریعہ چھپوے اشتہار کے اخبار پاپونیر یا سول میں ضرر یہ شائع کریں کہ احمد مسیح کا مغلوب ہونا ہر چار بشپ صاحبان کا مغلوب ہونا سمجھا

جاوے گا۔ یہ بات بھی ہم اس واسطے کہتے ہیں کہ احمد مسیح ایک گناہ آدمی ہے اور جب تک کہ بشپ صاحبان اس کو اپنا قائم مقام نہ بنادیں تو ہم پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا لیکن اب معاملہ بہت آسان کر دیا گیا ہے امید ہے کہ بشپ صاحبان اپنے غور و فکر کے بعد اس مباہلہ کو منظور کر لیں گے۔

مکرر آیہ کہ اگر ہر چار بشپ منظور نہ کریں تو صرف لاہور کے بشپ صاحب کی ہی تحریر کافی سمجھی جائیگی۔

والسلام علی من اتبع الهدی

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود۔ قادیان
۱۱۔ مئی ۱۹۰۶ء

ڈاڑی

القول الطیب

۱۱۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ احمد مسیح عیسائی کے حضرت کو مباہلہ کے واسطے بلانے کا ذکر تھا۔ جس کا جواب منظوری گذشتہ اخبار میں شائع ہو چکا ہے فرمایا۔ مباہلہ ایک آخری فیصلہ ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نصارے کو مباہلہ کیواسطے طلب کیا تھا مگر ان میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اب بھی عیسائیوں کے دلوں پر حق کا رعب طاری ہے اور انہیں نہیں کہ کوئی بشپ مباہلہ کے میدان میں آوے لیکن اگر کوئی آئیگا۔ تو ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک بڑی کامیابی دیگا۔ مباہلہ دشمن پرزد کریگا ایک اعلیٰ درجہ کا اختیار ہے۔

فرمایا اس زمانہ میں مسلمانوں کے ساتھ بھی بحث مباحثہ فضول ہے کیونکہ جن حدیثوں اور روایتوں اور عقائد کی بنا پر وہ ہم سے مباحثہ کرنا چاہتے ہیں ان کے بارے میں خود ان کے اپنے درمیان بڑے بڑے اختلاف موجود ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مہدی فاطمی ہوگا۔ کوئی کہتا ہے عیسیٰ ہوگا۔ کوئی کہتا ہے کہ عیسیٰ ہوگا۔ کوئی کہتا ہے کہ عیسیٰ ہوگا۔ کوئی کہتا ہے کہ عیسیٰ ہوگا۔

کھٹے گا۔ کوئی کہتا ہے۔ امت میں سے ایک فرد ہوگا۔ کوئی کہتا ہے وہی عیسیٰ ہی مہدی ہوگا۔ غرض اس قدر اختلافات کے ساتھ تعجب ہے۔ کہ پھر یہ ہمارا مقابلہ کرتے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ آئے والا حکم ہے وہ تمام بحثوں کا خاتمہ کرے اور اختلافی امور کے درمیان میں سے ایک سچی راہ پیش کرے اور وہی ماننے کے قابل ہو۔

۸۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ بوقت عصر۔ فرمایا۔ جب کہ انسان بالکل خدا کا نہ ہو جائے۔ وہ کچھ نہ کچھ مس عذاب اس دنیا میں پاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض افراد دنیاوی آرائش اور انعام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور اس میں مصروف ہیں۔ ان کو چاہیے کہ اپنی عملی حالت کو درست کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف پورے جوش اور طاقت کے ساتھ جھک جائیں۔

۸۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی کمزور ہو تو اس کے حق میں براہ راست جلد بازی نہ کرو۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ پہلے ان کی حالت خراب ہوتی ہے پھر ایک دفعہ ایک تبدیلی کا وقت ان پر آجاتا ہے جیسا کہ ان کی جسمانی حالت بہت سے مرحلے طے کرتی ہے۔ پہلے لطفہ ہوتا ہے۔ پھر خون کا لوٹھرا اور ایک ذلیل سی حالت ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ ایسے ہی انبیاء کے سوائے سب لوگوں کو تمام مرحلے طے کرنے پڑتے ہیں۔ مامور من احمد کی صحبت انسان درست ہو جاتا ہے پھر سلسلہ ہجرت کی ضرورت ہی کیا ہوتی۔ سلسلہ میں داخل ہو کر کمزور آدمی رفتہ رفتہ طاقت پکڑتا ہے۔ صحابہ کی پہلی حالت پر غور کرو۔ جب کافر مومن بن سکتا ہے۔ تو کیا ایک فاجر صالح نہیں بن سکتا۔ انسان پر کئی حالتیں آتی ہیں اور کئی تغیرات واقع ہوتے ہیں۔

۲۲۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ صبح کی گاڑی میں سوار ہو کر میں قریب ایک بجے کے قادیان پہنچا۔ تھوڑے عرصہ بعد ان کا نماز ہوئی۔ وضو کر کے میں چھوٹی مسجد میں پہنچا۔ تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چھوٹے حجرے میں تشییف فرما ہیں اور آپ کے پاس حضرت مولوی سید محمد اصمن صاحب اور مولوی محمد علی صاحب بیٹھے تھے اور میاں غلام رسول حجام امرتسری کچھ اپنا حال بیان کر رہے تھے اس پر حضور نے فرمایا کہ آپ صبر کریں ہماری جماعت کی حالت ابتدائی ہے یہ ابھی کچھ درخت کی طرح ہیں۔ دیکھو بڑے سے بڑا درخت بیشیشم یا کوئی اور جب چھوٹا ہوتا ہے۔ تو بہت تھوڑی طاقت سے لکڑی ناخن سے اکھڑ سکتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت کے بعض لوگ ابھی ایمانی حالت میں ایسے ہی کمزور ہیں۔ جیسے درخت بڑا ہو کر ایسا مضبوط ہوتا جاتا ہے کہ اس پر آدمی چڑھتے ہیں تو وہ ٹوٹا نہیں۔ ایسے ہی ان کی ایمانی حالت رفتہ رفتہ مضبوط ہو جائیگی اور پھر مضبوط درخت کی طرح جاگزیں ہو جائے گی۔ معراج الدین عمر

۱۱۔ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں نبی کے اندھے عیسائی احمد مسیح کا دشنام ملا تھا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرینے واسطے مجھے مباہلہ کے واسطے طلب کیا اس کے جواب میں ۵۔ مئی کے اشتہار میں میں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ بدین شرط کہ لاہور کلکتہ مدراس اور بمبئی چار مقامات کے بشپ صاحبان اس مباہلہ میں شامل ہوں اور اس شمولیت کیواسطے ان کے لئے تکلیف سفر برداشت کرنے اور کسی ایک جگہ جمع ہونے کی بھی شرط قرار نہیں دی کیونکہ میرے نزدیک مباہلہ تحریری بھی ہو سکتا ہے چنانچہ یہ اشتہار علاوہ علیحدہ چھپنے کے اخبار بدو نمبر ۱۰۔ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ اول پر اور اخبار الحکم نمبر ۱۰۔ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۱ پر بھی شائع ہو چکا ہے اور اس کے جواب کے واسطے تین ماہ کی لمبی مہلت بھی دی گئی ہے۔ لیکن کج محض خیال آیا ہے کہ اس مباہلہ میں عیسائی صاحبان کو اور بھی سہولت دی جاوے تاکہ ان کا کوئی چھوٹا عذر بھی پائی نہ ہو اس واسطے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مباہلہ کیواسطے خود احمد مسیح نابینا کے بالمقابل ہی طیار رہوں۔ بشپ صاحبان اگر پسند نہیں کرتے تو وہ بالمقابل اپنا نام پیش کریں بلکہ اپنی تحریری سند دیکر بذریعہ چھپوے اشتہار کے اخبار پاپونیر یا سول میں ضرر یہ شائع کریں کہ احمد مسیح کا مغلوب ہونا ہر چار بشپ صاحبان کا مغلوب ہونا سمجھا

تحقیق الاویان تبلیغ الاسلام ڈاک والیت

یسوی نبی ملی کا سب سے اہم فرق

ملک امریکہ سے جو تازہ اخبار اس ڈاک میں آئے ہیں ان میں نبوت کے جھوٹے مدعی ڈولی کی سیاہ کاری اور تباہی کے عجائب قصے درج ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب ڈولی کو اپنے بالمقابل بذریعہ قبولیت و عہد کے پچے اور جھوٹے کا فیصلہ کرنے کے واسطے دوسری بار بلایا تھا تو اس وقت حضرت نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر تو میرے مقابلہ پر نہ آئے گا تب بھی خدا تجھے ذلیل کرے گا۔ سو اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہوئی۔ دیکھو جھوٹا کتنی جلد گرفتار ہوتا ہے۔ اور اس کا کذب کیسے ہی تھوڑے عرصہ میں دنیا پر کھل جاتا ہے۔ ڈولی کو دعوت کے ہوئے ہونے پہنچا پانچ سال بھی پورے نہیں ہوئے۔ چراغ دین جمہونی جو رسالت کا دعوت کرتا تھا۔ وہ بھی ایک سال کے اندر اندر ہی اٹار ہو گیا۔ اب ڈولی کی حقیقت سنئے۔

ڈولی نے ایک شہر بنایا تھا جس کا نام اُس نے صیحوں رکھا تھا۔ اُس شہر کے علاوہ اب اس کا ارادہ ہوا کہ ملک مسیکو میں ایک بڑی بستی بنائے۔ کچھ تو اُس بستی بنانے کے واسطے وہ گھر سے لکھا تھا۔ کچھ اس وجہ سے کہ اس پر فلاح کے دورے کرنے لگے تھے۔ اسے کچھ دیر جزیرہ جمیکا میں رہنا پڑا۔ اس کی بیوی اور لڑکے کے ساتھ اس کے تعلقات کچھ عرصہ سے اندر ہی اندر کشیدہ ہو رہے تھے مگر بات کچھ باہر نہ نکلتی تھی۔ اس غیر حاضری کے زمانہ میں جو شخص اس کا جانشین اور نائب تھا۔ اس نے بعض امور میں ڈولی کی خیانت دیکھی۔ جن کا ذکر اذکار رفتہ رفتہ ڈولی کی بیوی اور لڑکے تک پہنچا۔ وہ تو اس کی بدچلنیوں سے بے ہی تنگ تھے۔ پینک کے رویہ میں اس کی خیانت کا حال سنکر انہوں نے بھی اپنے خانگی امور کا راز ظاہر کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ڈولی کے متعلق تمام امور کو جانشین نے اس کے مریدوں کے مجمع میں پیش کیا اور سب مریدوں نے بالاتفاق یہ زیویوشن پاس کیا کہ وہ جھوٹا اور خائن ہے اس کو نکال دیا جائے۔ تمام کام معمولی رنگ میں چلتے ہیں۔ اس اشتراک میں یہ بھی ظاہر ہوا کہ ڈولی کی ایک مریدی رتھ ہوفز نام یورپ کی ایک عورت مندی تھی جو کچھ عرصہ سے ڈولی کے پاس رہتی تھی۔ ڈولی

کی بیوی نے اپنے خاوند کو رتھ ہوفز کے ساتھ ناجائز اختلاط میں دیکھا جس سے میاں بیوی کے درمیان آن بن سی ہو گئی۔ بعد میں ڈولی نے رتھ ہوفز کو اس امر پر آمادہ کیا کہ اس کے راز کو ظاہر کرے۔ رتھ ہوفز اس قسم کی ترغیب دے چکی کہ اپنی پہلی بیوی کو کسی طرح طلاق دیدے۔ یہ کہیں کہیں عقائد کے مطابق وہ دو بیویاں ایک وقت میں نہیں رکھ سکتا تھا۔ ڈولی کے اخبار کی نائب ایڈیٹر کا بیان ہے کہ ڈولی نے مجھے بار بار اس قسم کی ترغیب دی تھی کہ اخبار میں ایسے مضامین لکھ جاؤں۔ جن سے امریکہ کی عورتیں تعدد ازواج پر راضی ہو جائیں اور وہ خود بھی چاہتا تھا کہ کسی ایک عورتوں کو اپنے نکاح میں لائے۔ مگر ملک کے رسومات سے خائف تھا۔ یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ دراصل ڈولی صاحب رتھ ہوفز کے ساتھ نکاح کر چکا تھا اور یہ نکاح ملک سکاٹ لینڈ میں منعقد ہوا تھا لیکن وہ نکاح عام طور پر گرجہ میں نہیں ہوا تھا۔ بلکہ دو گواہوں کے سامنے آپس میں ہی فیصلہ ہو گیا تھا۔ نکاح کی رسم صرف سادگی کے ساتھ اس طرح سے ادا ہو گئی تھی کہ ڈولی نے رتھ ہوفز کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور کہہ دیا کہ یہ میری سچی اور قانونی بیوی ہے۔ آج کل وہ عورت شہر برن واقع ملک سوئٹزر لینڈ میں ہے۔ اس عورت کا بھائی ملک اٹلی میں شراب بیچتا ہے۔ اُس نے ایک دفعہ اپنی سون کو شراب کی بوتلوں کا ایک صندوق بطور تحفہ کے روانہ کیا۔ جس کو ڈولی اور رتھ ہوفز نے مل کر پیایا ہی ڈولی ہے۔ جس نے اپنے مریدوں کے درمیان شراب کو حرام کیا ہوا ہے۔

صیحوں کے شہر میں ڈولی پر اس الزام لگائے گئے ہیں جن میں سے بعض مختصر طور پر یہ ہیں۔ (۱) پہلی بیوی کو طلاق دے کر مسیکو میں سات نئی بیویاں رکھنا چاہتا ہے۔ (۲) نوجوان لڑکیوں کو بزرگانہ برکت کا بوسہ دینے کی ایک مذہبی رسم اس نے ایجاد کی تھی (۳) سات عورتیں ہمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا۔ (۴) جماعت کے فرائض سے ساتھ لاکھ روپیہ کا خزانہ کیا (۵) ایک عورت پر عاشق ہو کر اسے تین ہزار روپیہ دیا۔ (۶) اپنے واسطے ایک مکان بنوانے پر ساتھ لاکھ روپیہ خرچ کیا۔ (۷) اسی ہزار روپیہ اس خواہش اور کوشش میں تلف کیا کہ کسی طرح ایڈورڈ باؤشاہ کے ساتھ مجھے ملاقات حاصل ہو جائے (۸) اپنی بیوی کو مارا۔ اور گھر سے کے اندر بند کر کے قید کر دیا (۹) موسمی ثانی ہونے کا جھوٹا دعوت لے کیا۔ (۱۰) شراب پیا کرتا تھا۔ (۱۱) لوگوں کو گناہ کا ذکر کا علاج نہ کر دیا اور خود ہمیشہ ایک ڈاکٹر اپنے ساتھ رکھتا تھا۔

دیگرہ۔ وغیرہ

ان خبروں کو سن کر ڈولی نہایت غصہ سے بھرا ہوا اپنے شہر کو واپس جا رہا ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ اپنے جانشین کو موقع ملے کہ وہ اپنے پہلی بیوی اور لڑکے کو شہر سے نکال دے گا۔ اور جانشین اور بیوی اور لڑکے کو یہ بھی خبر ہو گی کہ جس وقت ریل سے اترے۔ اس کو پکڑ کر فوراً پاگل خانہ میں بھیج دینا چاہیے۔ یا جن کا مقدمہ اس پر بنانا چاہیے۔ دیکھئے نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

پادری ٹوفرائیڈرسل صاحب نے اپنے وعظ میں فرمایا تھا کہ یہودیوں کو عیسائی بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیوں کہ پریزیڈنٹ روزولٹ صاحب فرماتے ہیں کہ یہودی لوگ جرم کے بہت مرتکب ہوتے ہیں۔ اخلاقی جرموں کے سبب جو لوگ قید ہوتے ہیں ان میں سے ۸۲ فیصدی یہودی ہوتے ہیں۔ پریزیڈنٹ روزولٹ صاحب پادری صاحب کی اس تقریر کی خبر پا کر پادری کو ایک خط لکھا جو جس میں مذہب الفاطمیہ کا نام لیا ہے کہ پادری صاحب نے جھوٹ بولا ہے۔ انہوں نے کوئی ایسا کلمہ نہیں بولا۔ پادریوں کی ہمیشہ عادت ہے کہ اپنے مذہب کی فروغ دینے کیلئے غیر مذہب اور غیر اقوام کے متعلق جو کچھ قصے گھڑتے رہتے ہیں۔ ان کے دن ایک پادری نے امریکہ میں عورتوں کو اسلام سے نفرت دلانے کے واسطے بر ملا لکچر میں یہ جھوٹ بولا کہ مذہب اسلام کے مطابق کوئی عورت بہشت میں نہیں جاسکتی۔ خدا ایسے جھوٹوں کو خارت کرے۔

ایک لاکھ اشاعت پد

۱۶۔ مکرّم قدّہ مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک لاکھ پڑھنے کی اشاعت کو میں نے مناسبت پایا اور بہت کی نظر سے دیکھا۔ اگر اس تجویز کو اجمعی جماعت قبول کرے اور اپنے خندوں سے اور مادے اس قابل بنادے تو میں آپ کو اس فنڈ میں مبلغ چھٹا دو لاکھ اور پچھ لاکھ کی اشاعت والا آپ میرے نام بذریعہ پی سی جیکر روپیہ وصول کریں۔ زیادہ تریت ہے۔ متواضعش از گورانی مکرّمی جناب مفتی صاحب سلمہ ربہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بدر کے ایک لاکھ اشاعت کی متعلق جو تجویز سوچی گئی یہی ازل سے ضروری ہے اصل محرک تجویز نے مجھے اور اجمعی صاحب سید حیات علی شاہ کو بھی کہا کہ تم دونوں اپنے اپنے خندوں کی تعداد معین کر دو۔ اس لئے میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ جب یہ تجویز بختم ہو جاوے۔ تو چھ روپیہ مجھے سہ ہزار روپیہ وصول فرمانا اور اجمعی صاحب سے چھ روپیہ تسلیم کر لے ہیں وہ شاید خود ہی جناب کو اطلاع دین گے۔ سید محمد سرور ساہ ازاد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا ارادہ ہے کہ باقی بھائیوں سے

مجموعہ اخبار بدلتمبر ۲۰ جلد ۲

برائے صاحبزادہ

چھپ گئی ہو اور احمدیہ کبھی آپ چاہتے تھے۔ ویسی ہی چھپی ہو۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہو اور ایک اور خوبی یہ کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفہ ہو۔

ایک زیادتی یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات قریباً ۵۰ صفحات میں شامل ہیں۔

ایک اور زیادتی یہ کہ مضامین کی فہرست طیارہ کے ساتھ لگائی گئی ہو۔

جب میں نے اس کو چھپانا شروع کیا

تھا۔ تو میں نے بذریعہ اشتہار یہ ارادہ ظاہر

کیا تھا کہ اس کی قیمت پانچ روپے رکھوں گا

لیکن میری لاگت اور محنت میرے تخمینہ سے

بہت زیادہ ہو گئی اور اس مشترکہ قیمت

میں کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہو گیا۔

لیکن چون کہ میرا وعدہ ہو۔ اس لئے میں

اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپے

طرف ہو جاتے۔ تو بے شک ہم عذاب کرتے۔ ان میں سے کفار کو دردناک عذاب۔ اس آیت شریفہ میں صلح حدیبیہ کی ایک حکمت اور فائدے کو بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس وقت مکہ میں بہت سے مسلمان مرد اور عورت مخفی تھے۔ جن میں سے بعض کھلے طور پر مسلمان ہو چکے تھے۔ اور بعض هنوز مخفی تھے۔ بلکہ بعض ایسی استعداد کے لوگ تھے کہ وہ عنقریب مسلمان ہو جانے والے تھے۔ اگر ایسے وقت میں جنگ چھڑ جاتی۔ تو بلا امتیاز وہ سب سب تہ تیغ ہو جاتے اور مسلمانوں کو جب بعد میں ان کا حال معلوم ہوتا۔ تو ایک بڑے رنج کا موجب ہوتا۔ اس واسطے حکمت الہی نے پہلے سے اس قسم کے سامان ہتھیار کے لئے کہ صلح ہو گئی اور جنگ نہ ہونے پالی اور وہ سب کے سب بچ گئے اور اپنے وقت پر مسلمانوں میں شامل ہو گئے اور بعد میں جب کفار نے جنگ کا سلسلہ چھیڑا۔ تو وہ مقدس روحیں سب ان میں سے الگ ہو چکی تھیں۔

اذْجَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَبِيَّةَ حَبِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ ترجمہ۔ جب کفار نے اپنے دلوں میں ایک محبت پید کی جو جاہلیت کی محبت تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر ایک تسکین نازل فرمائی اور تقویٰ کی بات ان کو لازم کر دی اور وہ اسی کے بہت حق دار اور لائق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والا ہے۔ کیا معنی کفار نے اس موقع پر بڑی ضد کی۔ اور ایسے شریط پیش کئے جو بظاہر مسلمانوں پر بہت سخت تھیں اور کیا کہ ہم ہرگز اس دفعہ عہد نہ کرنے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں کے دلوں میں ایسی تسکین نازل کی کہ انہوں نے وہ سب شرائط کفار کے تسلیم کئے اور یقین کر لیا کہ اس میں ہمارے واسطے بہتری ہو۔ اور اللہ تعالیٰ بالآخر ضرور ہم کو ہی فتح دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

منزل جنازہ

۱۔ میان کریم بخش رنوگر مرحوم ساکن لاہور ۱۰ مئی ۱۹۷۶ء کو فوت ہوئے۔ غشی ہدایت اللہ صیحا کو چاہے کس واراں لاہور سے ان کے جنازہ کو واسطے درخواست کرتے ہیں۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی بوی فوت ہو گئی ہے۔ اجاب سہما جنازہ کی درخواست حافظ صاحب کرتے ہیں (۳) برادر محمد امین صاحب پرانیہ ساکن بھیرہ کی نوید مرحومہ کا جنازہ بعد ہر دو روزہ مذکورہ بالا جنازوں کے ۱۱ مئی جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ حضرت اقدس نے فرمایا کہ عاجز راقم (محمد صادق) کی لڑکی آمنہ بیگم جو اگست ۱۹۷۶ء میں پیدا ہوئی تھی۔ جمعہ کے دن ۱۱ مئی ۱۹۷۶ء کی شام کو بچے کے قریب فوت ہوئی۔ ۱۲ مئی صبح کو جنازہ پڑ گیا۔ اور دفن کی گئی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

بدر منور

۲۲۔ بیچ الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۷۶ء

درس قرآن شریف

پارہ ۲۶ رکوع ۱۱

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۱۰ جلد ۲ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۷۶ء

وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ دَائِبَةً وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ مَبْطُنًى مَّكَتَ مِنْ بَعْلَانٍ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا۔ ترجمہ۔ وہی خدا ہے جس نے روک رکھے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے وادی مکہ میں بعد اس کے کہ تمہیں ان پر غالب کیا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے جب کہ مسلمان حدیبیہ میں ڈیرا لگائے ہوئے تھے۔ اس وقت کفار کا ایک گروہ اچانک مسلمانوں پر خفیہ طور پر آپڑا۔ مگر وہ گروہ گرفتار ہو گیا۔ اور مسلمان ان کے ہاتھوں اذیت اٹھانے سے بچ رہے۔ بعد میں یہ سبب صلح ہو جانے کے ان کو چھوڑ دیا گیا اس طرح کفار بھی بچ رہے اور مسلمان بھی بچ رہے اور کوئی گشت و خون آپس میں نہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو نرمی کا سلوک ہو رہا تھا یہ اس کا نتیجہ تھا اور نہ کفار تو ایسے ہی کر توت ہمیشہ کرتے تھے۔ وہ قابل سزا ہو چکے تھے۔

فَهُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْأَنْدِي مَعُكُونَ فَإِنْ يَنْتَهِ حِلُّهُ وَلَوْ كَانَ حِجَابًا مَوْمِنُونَ وَبِضَاءٍ مَوْمِنَاتٍ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَّوُّهُمْ فَتَصِيبَهُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيَدْخُلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَابُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ ترجمہ۔ وہی لوگ ہیں جو کافر ہوئے اور تمہیں مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا۔ اور قربانی روکی گئی اس بات سے کہ حلال ہونے کی جگہ پر پہنچے۔ اور اگر ایسے ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے اور ناواقفی کے سبب انہیں بھی کھل ڈالتے۔ پھر اس بے خبری کے سبب تمہیں ایذا پہنچتی تو کہ داخل کرے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جسے چاہے۔ اگر مسلمان ایک

ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے
جلد درخواستیں بھیجکر منگواؤ کہ موقعہ ہاتھ سے
نہ جاوے۔

ایک عظیم الشان رعایت
اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لو
سکتا ہے؟

۱۔ جو صاحب ۵ جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ

چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی

چھٹے اخراجات روانگی و محصولہ اک اور

پونے تین روپیہ اخبار بدرد روانہ کر دیں گے

انکو براہین احمدیہ صرف چار روپے میں دیجائیگی

۲۔ بدرد کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار

روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں بشرطیکہ وہ

۱۔ دو نئے خریدار بدرد کے ہم ہنپا کر ان کے

چندے بھجوادیں۔

ب۔ ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان

کے فتمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء

تک بھیج دیں۔

معراج دین عمر

جن اصحاب نے اپنی درخواستیں میاں
معراج الدین کی خدمت میں کالہوس
کے پتہ پر سال گذشتہ میں بمعہ قیمت رعایتی
حقوق پر ارسال کی تھیں انکو براہین احمدیہ لاہور
سے ہی روانہ ہو سکے گی کیونکہ وہ نہرستیں لاہور
میں موجود ہیں۔

باقی خریدار قادیان دفتر بدرد سے منگوا سکتے
ہیں۔ مینجر بدرد۔

گزارش قابل توجہ

چونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے اور کارخانہ کے اخراجات
چلانے کے لئے روپیہ موجود رہنا چاہیے۔ اور وہ اس طرح
سے ہو سکتا ہے کہ احباب اخبار کی قیمت ہدیشگی عطا فرماویں
اس واسطے مجبوراً ہم نے مناسب سمجھا کہ جہاں تک ہو سکے

اپنے آپ کو اس بات کا پابند کریں کہ خریدار دل سے قیمت اخبار
پیشگی لی جائے۔ چنانچہ بعض وجوہات کے باعث مجبور ہوئے
پر ہم نے سلسلہ وار خریداروں کے نام اس مضمون کے کارڈ
دفتر سے شائع کئے کہ یا تو خود قیمت بھیج دیں۔ یا فالان تاریخ

کا پرچہ بذریعہ دی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں اور
یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ اگر کوئی صاحب یکمشت روپیہ نہ دی
سکے۔ تو دوبارہ کر کے ہی ادا کر دے۔ اور اگر کسی وجہ سے

سر دست قیمت ادا کرنے سے معذور رہی ہو۔ تو وہ بذریعہ
کارڈ دفتر میں اطلاع دیدے تاکہ اس کے نام دی۔ پی
ارسال نہ کیا جاوے۔ اس پر بعض احباب نے تو خود ہی قیمت
بھجوائی۔ اور بعض نے دی۔ پی وصول کر کے مشکور فرمایا

لیکن ان دوستوں پر کیسا افسوس ہے کہ جنہوں نے باوجود
ایسی تاکید کے اپنی معذوری کی اطلاع ایک مہینہ کے کارڈ پر
نہ دی۔ اور خاموشی سے یہ خیال کر کے کہ وہ دی۔ پی وصول
کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان کے نام دی۔ پی جاری ہو گئے
اور انھوں نے واپس کر دئے۔ اور بجائے کچھ فائدہ پہنچانے

کے الٹا ۲۰ کا نقصان کارخانہ کو پہنچایا۔ ایسے لوگوں پر کیا امید
کی جاوے۔ کہ وہ اخبار کے بہتری کے خواہاں ہیں۔ پس احباب
کی خدمت میں گزارش ہے کہ اخبار کی قیمت ہدیشگی ارسال فرما
کر مشکور فرمادیں۔ اور آئندہ اس معاملہ میں وہ احتیاط سے کام
لیں اور کارخانہ اخبار بدرد کے رعایت سے حصہ لیں۔ اگر کسی
صاحب کو دی۔ پی لینا منظور نہ ہو تو فوراً اطلاع کرنی چاہیے
کیوں کہ کافی وقت پہلے دیگر خط لکھا جاتا ہے۔ مینجر۔

وینیات کا پہلا رسالہ

جس کو حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے لکھا ہے اور
شیخ یعقوب علی صاحب نے چھپوایا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں
نماز کی دعائیں۔ تیمم۔ اذان۔ وضوء۔ اوقات نماز۔ فرائض
سنن نماز۔ وغیرہ کے سب ضروری مسائل درج ہیں اور اخیر
میں قرآن شریف کی چند آخری سورتیں بھی درج ہیں۔ غرض
ابتدائی بچوں کے واسطے نماز کے سکھانے کا پورا مجموعہ ہی
رسالہ۔ ۲ صفحہ کا ہے۔ اور قیمت ار ہے۔

دعا مدد۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی ہمیشہ ہیار ہے
احباب دعا کے واسطے درخواستیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دے

سیدرز

۱۹۔	اپریل ۱۹۰۶ء۔	۵۳۶۔	محمد عمر صاحب	لکھنؤ
۲۰۔	"	"	"	"
۲۱۔	"	"	بابو کریم بخش صاحب	پٹنہ
۲۲۔	"	"	"	"
۲۳۔	"	"	محمد بخش صاحب	پٹنہ
۲۴۔	"	"	"	"
۲۵۔	"	"	اللائش صاحب	پٹنہ
۲۶۔	"	"	"	"
۲۷۔	"	"	ولی صاحب	پٹنہ
۲۸۔	"	"	"	"
۲۹۔	"	"	جان محمد صاحب	پٹنہ
۳۰۔	"	"	"	"
۳۱۔	"	"	محمد دین صاحب	پٹنہ
۳۲۔	"	"	"	"
۳۳۔	"	"	حکیم محمد سلیم صاحب	پٹنہ
۳۴۔	"	"	"	"
۳۵۔	"	"	راجہ شیر محمد صاحب	پٹنہ
۳۶۔	"	"	"	"
۳۷۔	"	"	نور محمد صاحب	پٹنہ
۳۸۔	"	"	"	"
۳۹۔	"	"	محمد یار صاحب	پٹنہ
۴۰۔	"	"	"	"
۴۱۔	"	"	رحیم بیگ صاحب	پٹنہ
۴۲۔	"	"	"	"
۴۳۔	"	"	امیر محمد صاحب	پٹنہ
۴۴۔	"	"	"	"
۴۵۔	"	"	عبدالرحمان صاحب	پٹنہ
۴۶۔	"	"	"	"
۴۷۔	"	"	سید نور شاہ صاحب	پٹنہ
۴۸۔	"	"	"	"
۴۹۔	"	"	گلاب الدین صاحب	پٹنہ
۵۰۔	"	"	"	"

حضرت مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
لکھنا سب خیال کریں۔ تو مندرجہ ذیل تجویز شائع فرمادیں۔

ایک منہ تجویز

حضرت مولوی عبدالحکیم صاحب کی وفات کے بعد خطوط اور خصوصاً چندوں کی رسیدوں کے کئے میں خاص قسم کی لاپرواہی ہو رہی ہے۔ جس کا دفعہ میرے خیال میں ضروری ہے۔ مروجہ واک کے کام میں نہایت چست تھے اور چندوں کے جمع کرنے۔ اتیم کرنے اور پھر سب کو رسید میں نیچے میں برے اعلیٰ درجہ کے محتاط تھے۔

۱۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر دارالامان کے احباب میں سے ایک صاحب سب کے مشورہ سے پبلک یا جنرل آفین شہر کر دیا جائے اور بیرونجات کے احباب بھی قید ان کے نام روانہ کر دیا کریں اور وہ چندوں کو جو جب تفصیل تقسیم فرما کر فریضہ کے نام بذریعہ کارڈ اطلاع بھیج دیا کریں۔ جس سے کدول کو تسکین اور چندہ کے پونچھ جانے کی خوشی ہوتی ہے نیز ہر روز جو بیرونجات کے احباب بہ سبب ناواقف دیگر مدوں کے چندے حضرت اقدس کے نام بھیج کر کے آپ کی تضمین اوقات کرتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا آدمی دارالامان میں نامزد نہیں ہے کہ جس نے ہر قسم کے چندے تقسیم کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا ہو اور اس بات کی اطلاع تو میں نے اکثر بد اور الحکم میں پڑی ہے کہ مدرسہ کاروبہ آئین مدرسہ کے نام۔ لنگر خانہ کاروبہ حضرت اقدس کے نام اور تیم خانہ کاروبہ فلاں شخص کے نام۔ اور فلاں روپیہ فلاں کے نام آیا کرے۔ لیکن اس طرح علیحدہ علیحدہ روپیہ بھیجے میں جو کچھ خرچ پڑتا ہے۔ اس کی بابت کبھی بھی توجہ نہیں کی گئی۔

قطع نظر ان احباب کے جو ہر ایک مدرسہ یا پھر روپیہ مامور یا اس سے بھی زیادہ دیتے ہیں۔ اکثر احباب ایسے بھی ہیں کہ جن کا مجموعہ چند ہر مامور دو تین روپیہ ہوتا ہوگا۔ پس اگر وہ تین روپیہ کو چاروں میں بٹھایا جائے تو کیا اسے ہر ایک کے ام علیحدہ علیحدہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے؟ بلکہ میری خیال میں ہی بہتر طریقہ یہ ہے کہ شہر شدہ امین کے پاس چندہ بھیج کر تفصیل بذریعہ کوپن یا کارڈ روانہ کی جاوے تاکہ امین مذکور تقسیم کر کے ہر ایک مد کے امین سے ایک کارڈ رسید میں لیکر کارڈ تمام فریضہ بھیج دے۔ ہاں اس طرح رسیدی کارڈوں کی واسطے یا تو امین صاحب کے پاس کوئی علیحدہ ممبر یا فریضہ گان جوابی کارڈ پر تفصیل تحریر فرمایا کریں جو کہ بہت ہی مناسب ہے۔

۲۔ یہ کہ دارالامان سے ایک مامور رسالہ نکلا کر جس میں تمام احباب چندہ دہندگان کی نوم چندہ معہ مفصل پتہ درج ہوں یا

سببیں کہ ہر ایک مد کے رجسٹر کی ماموری نقل شائع ہوا کرے خواہ پھر اسی رسالہ کو بعض دیگر مضامین سے بھی آراستہ کر لیا جا سکتا ہو۔ اس میں تین فائدے ہیں۔

۱۔ اپنی جماعت کے احباب کے واقفیت پیدا ہوتی ہو اور محبت بڑھتی ہے۔
۲۔ جو شیلے احباب کے چندوں کی رقمیں دیکھ کر قدرتا چندہ زیادہ دینے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ جن احباب کے نام بقایا ہوں ان کے نام بقایا دیکھا جاوے تاکہ وہ آئندہ وقت پر چندہ روانہ کرنے کی کوشش کیا کریں۔
۴۔ یہ کہ بیرونجات کی واسطے ایک واعظ کی اشد ضرورت ہے جو کہ ان مختلف جگہوں میں جا کر وہ خط کیا کرے جہاں اپنی جماعت کے لوگ تو بہت ہیں لیکن بہ سبب ناواقف ہونے ضروریات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چندوں کے ادا کرنے میں سست ہیں یا بالکل نہیں دیتے۔ نیز واعظ صاحب بعض ضروری مسائل کی بابت بھی وعظ فرما کر ایک قسم کی تبلیغ کیا کریں اور ہر ایک احمدی سے حسب توفیق چندے کا اقرار کر کے امین مذکور کے پاس اس کا نام روانہ کر کے ماموری رسالہ میں شامل کر دیا کریں۔ جبکہ حضرت اقدس ایک دھیلا ناگ چندہ قبول فرماتے ہیں۔ تو پھر کیوں نہ ہر ایک احمدی کو حسب توفیق چندہ دینے کا عادی کیا جاوے۔ میرے خیال میں بہت سے گاؤں کے گاؤں ایسے ہوں گے جہاں سے ایک پیسہ بھی چندہ کبھی نہیں آیا۔ حالانکہ وہ احمدی ہیں اور اگر ان سے طلب کیا جاوے تو بڑی خوشی سے دین گے لیکن یہ سوال کہ ان کی طرف سے پھر کیوں چندہ نہیں آتا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ ان بچاروں کو خبر ہی نہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں چندہ کی بھی ضرورت ہے۔

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ مختلف انجمنوں کے واعظ مختلف شہروں میں جاتے ہیں اور وہ لحاظ اور لکچر سنا کر بہت سارے روپیہ اکٹھا کر کے بحالو ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ میرے خیال میں اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ روپیہ ان کے خیال میں ان کے لئے ہے جس میں ایک شریعت پید ہوتی ہے اور چاروں طرف سے چندہ جمع ہو جاتا ہے اگر رسالہ کو مامور اسی اجراء کی تجویز جاوے۔ تو پھر امین صاحب کو علیحدہ علیحدہ رسیدیں بھیجنے کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔

اگر علیحدہ رسالہ جاری کرے میں خرچ زیادہ پڑنے کا احتمال ہو تو پھر مولوی شیر علی صاحب جو ایک مامور رسالہ و تعلیم الاسلام جاری فرماتے لگے ہیں۔ اسی کے اخیر میں چندوں کے بڑھاکر ہر ایک مد کے چندوں کے رجسٹروں کی نقل شائع ہو جاوے تاکہ امین صاحب طیار کر کے ان کو دیدیا کریں گے بیشک اس طریقہ نہایت ہی کم خرچ ہوگا۔

امید ہے کہ دارالامان کے صاحبزادے اور دیگر احباب عموماً ان سطور پر غور فرما کر اگر مناسب خیال فرمادیں تو کچھ کارروائی

شرع کریں گے۔ والسلام
عاجز۔ سید قاضی غلام حسین و سیرزی اسسٹنٹ گورنمنٹ کسٹل فارجھا۔

پاکشاعری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب مدبر ۱۱ اردو غنائیکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ میں نے چند اشعار مدحیہ رشتان امام جام مسیح موعود علیہ السلام تصنیف کئے ہیں لہذا بعد اصلاح اپنے احباب صداقت آثار کے کمی کو۔ میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرمادیں۔

اشعار مدحیہ

دل میں ہی میرے بھری دید کی حسرت تیری
کس طرح دیکھوں میں وہ چاند سی صورت تیری
مہر و ماہ مارے حیا منہ کو چھپائے اپنے
اک جھلک دیکھے جو جہنی لونی کی صورت تیری
جب تجھے اہل میں مانیں نہیں کیا غم ہے
آسمانوں پہ لک کر تے ہیں عزت تیری
اس کا کر سکتے ہیں کیا اسے میرے مولا دشمن
جب حفاظت میں اسے رکھتی ہو نصرت تیری
ہوتے ہیں درپہ تیرے زندہ ہزار اہل مد
کیا عجب کیمیا ہے۔ صحبت و قربت تیری
قادیان جاے امان تو نے بنا یا بارت
کس کو معلوم یہ تھی قدرت و حکمت تیری
چھوڑ دویت کو تیرے درپہ پڑے ہیں کتنے
کھینچ والی ہو وطن سے انہیں رغبت تیری
یوں تو گھر بیٹھے بہت بکے ہیں پیر و ملا
قادیان جلتے نہیں دل میں ہے دشت تیری
دین کو تو ہی شریا سے زمین پر لایا
کیسے نامان ہیں جو کرتے ہیں حرمت تیری

تجھ کو خالق نے عجب رتبہ عالی بخشا
کتنے امراءے زمان کرتے ہیں خدمت تیری
پادری۔ مولوی اور نیچری سارے بہاگے

تاب لائے نہ کوئی دیکھ وہ جرات تیری
تو محمد کا پیرا ہے خدا کا مرسل اس لئے موری عام سے شہرت تیری
دوستوں پر جو کہم تو تعجب کیا ہی دشمنان تیری جو میں ان سے جنت تیری
وہ حق تابی چلا حق و انبیا کی پادشاہ کیوں سے ڈھونڈیں گے وہ برتری
ہو ہی بندہ رب اور نبی کا امت: اپنی دل میں جو سدا رکتی الفت تیری
میں سمجھتا ہوں یقین مند و ملعون اس کو۔ دل میں جو کھو میرا کلفت تیری
فکر ہی دین کا تجھی تو ہی غلام احمد نام ہی عیسائوں کی خدمت تیری
دین کے کام میں تو عمر گھٹالی اپنی پناہ اس کو ہے میں بھی اللہ کی تمت تیری
خاک تیرا ہوں تو مجھ کو بلائے دربر۔ استغاثی جو مجھے ہر گہری فرت تیری
نام۔ سید رسول بخش احمدی۔ المخلص خاکباد۔ مدرس مدرسہ کیرٹش قلعہ خور

میں نے اس اشعار کی تصانیف

ایک مکی عرب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا

اور اس کی شہادت

اما بعد عرض کرتا ہے۔ امیر دار رحمۃ تو اب احمدیہ شیعہ کو ایک زمانہ ہو کر ہندوستان میں وارد ہوئے۔ ہر قسم کے لوگوں سے ملنے کا اتفاق رہا۔ ان میں سے حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے متعلق بہت کچھ مختلف باتیں سنارہ۔ موافق بھی مخالف بھی۔ مگر بجز ان کے مخالف ہی نہیں سنارہ۔ چونکہ ان کی کوئی تصنیف و تالیف کبھی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ اور زیادہ تر مخالفوں سے ہی ملنا جلتا رہتا تھا۔ اس لئے میں بھی انکار و مخالفت پر تیار ہوا تھا مگر صرف زبانی جمع خرچ تھا۔ یعنی کبھی قسم نہیں اٹھایا۔ اور الحمد للہ زبان سے بھی کبھی کوئی سخت کلمہ شاید نہ نکلا ہو گا۔ مگر پھر مخالفت مخالفت ہی۔ مجھے کہ بارہ تیرہ سال کا عرصہ ہوا جبکہ میں نے مکہ معظمہ میں ایک خواب دیکھا تھا۔ جس میں میں نے امام مہدی علیہ السلام سے بیعت کی تھی۔ اور اس خواب کا ظہور کا ہمیشہ منتظر رہتا تھا۔ اس کے بعد میں نے متعدد مقامات و مختلف اوقات میں کچھ آوازیں سنیں۔ کچھ خواب دیکھے۔ مگر حضرت اقدس کی خبر بھی جب تک میرے کان میں نہیں پہنچی تھی رفتہ رفتہ جب ہندوستان میں آنے کا اتفاق ہوا۔ تو میں نے یہ سنا کہ ایک شخص مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں ہیں جنہوں نے عموماً مسیحیت و مہدویت کیلئے تو یہ بات کچھ ایسی بھیانک اور غیر مانوس معلوم ہوتی تھی کہ اندازہ سے باہر اور خاص کر مخالفین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہوا۔ مگر اذا اداد اللہ امواہیاً اسبابہ کے موافق حق کی روشنی مجھ پر ظاہر ہوئی۔ جب میں پنجاب میں پہنچا۔ تو قریب تین ماہ کے امت سر رہنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں بھی حضرت اقدس کے مخالفین ہی سے زیادہ تر ملنے کا اتفاق رہا۔ جن سے بجز مخالفت کے دوسری بات ہی نہیں سننا تھا۔ الغرض یہی حالت میں یکایک جماعت احمدیہ میں سے دو ایک شخصوں سے حیات و وفات مسیح کے متعلق کچھ نیم گفتگو سی ہو کر رہ گئی۔ بحث نامکمل رہی۔ دوسرے روز پرمٹوئی ہوئی۔ دوسرے روز بھی کسی وجہ سے ملتوی ہو گئی۔ شب کو میں نے حضرت اقدس کو خواب میں دیکھا اور جن لوگوں سے مباحثہ ٹھہرا تھا۔ بلا تاثر یہ کہہ گیا کہ اس کا فیصلہ خاص دن میں جا کر جناب مرزا صاحب سے ہی ہو گا۔ جیسے میرے دل میں اس جوش کے ساتھ یہ ارادہ ہوا کہ جس قدر جلدی ہو سکے قادیان پہنچوں یہاں تک کہ میں قادیان پہنچا۔ راہ میں بلکہ پہنچا کبھی بہت سی

باتیں میرے دل میں تھیں مگر پہنچے ہی وہ باتیں خود بخود دل سے نکلی شروع ہو گئیں۔ میں اس کو بجز کرامت یا اعجاز کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ قادیان دارالامان میں پہنچ کر دوسرے روز حضرت اقدس (روحی خداداد) کی قدم بوسی سے مشرف ہوا جو کیفیت مجھ کو حاصل ہوئی۔ اس کو مخالفین کے لئے میں ان لفظوں میں ادا کرتا ہوں (قادیانی ندانی) ایک کی شہادت ہے۔ لطف سے مجھ سے کی کہوں نامہ پوکے کعبت تو نے پی سی نہیں بد رک پشانی چو شعر لکھا ہوا ہے۔ چہ گوئم با تو گر آئی جہاد قادیان پی۔ دوا مینی شفا مینی غرض دارالامان بیسی بالکل سچ ہے میری زبان پر یہ شعر وقت جاری رہتا ہے دوسری بار جو حضرت اقدس سے نیاز حاصل ہوا تو مجھ سے نہ رہ گیا اور میں نے بیعت کر لی۔ اس وقت میری زبان پر یہ کلمات جاری ہوئے جو حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ہذا تاویل رویاے من قبل قد جلتا ربی تھا۔ اس کے بعد میں موافق عادت کے دوپہر کو سو گیا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں ہماری رائے تجھ کو ابھی بیعت کرنے کی نہیں تھی ہم چاہتے تھے کہ اپنے شکوک پورے طور پر رفع کر لیتا۔ تو بہتر تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں ایسے شکوک ہی نہیں رہے جن کے ازالہ کی ضرورت ہو دوسرے روز میں نے یہ خواب آپ سے عرض کیا کہ واقعی ہمارے دل میں یہی بات تھی کہ جو تو نے دیکھی۔ اس کے بعد آپ نے متم کتب خانہ کو حکم فرمایا کہ جو تصنیف میں مانگوں مجھ کو دی جاوے۔ چنانچہ آٹھ دس تصنیف میں نے لیں۔ ازاں جملہ حاتمہ البشر نے جس کو میرے ساتھ خاص تعلق ہے اس کی تعریف سے تو میری زبان قاصر ہے صرف اتنا کہ دنیا کافی سمجھتا ہوں کہ فقط ایک یہ کتاب تمام جہان کے لئے کافی ہے۔ اور واقعی یہ تقریر اور یہ تحریر خارق عادت ہوا معجزہ کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مخالفین کو نظر نہیں آتا۔ بجز اس کے کیا کہا جاسکتا ہے۔ (و من لم یجعل اللہ لہ نورا افعالہ من نورنا) یہاں پہنچ کر مجھ پر جو کیفیتیں وارد ہوئیں۔ ان کا بیان میں نہیں کر سکتا۔ دوا مینی جس کا میں سخت مخالف تھا۔ اس کے متعلق مجھ کو عجیب عجیب مضامین سوچنے لگے اور مجھ کو خود یہ امر محسوس ہوتا ہے کہ ایک چشمہ بیض ہے۔ جو میرے دل پر گر رہا ہے۔ چنانچہ مشتہ نمونہ انداز دار سے پیش کش ناظرین سے میں دوپہر کو ایک روز جب عادت سو کر جواٹھا تو یہ مضمون میرے دل میں جوش مار رہا تھا۔ اور یہ ساری عیسائیں پہلا اتفاق تھا۔ یکایک میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ

حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے کی کیا ضرورت ہے۔ تو میرے خیال میں اندر سے ذیل ضرورتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ آپ اپنے پیروؤں کو کافروں پر غلبہ بخشیں۔ دوسرے یہ کہ اپنی شریعت کو دوبارہ قائم کریں۔ سونم۔ یہ کہ تثلیث کا ابطال کریں۔ اب اس کی تفصیل سنئے۔ پہلی حق تو اس وجہ سے باطل ہے کہ تحصیل حاصل ہے۔ ایک تو اللہ قطعاً نے دے دیے ہی وعدہ فرمایا ہے۔ دوم۔ آپ کے پیرو آپ کے مخالفوں پر فتنی ہیں۔ خود وہ دوبارہ تشریف لادیں۔ یا نہ لادیں۔ دوسری صورت کا بطلان میں ہی کہ اب کوئی دوسری شریعت قائم کرنے والا نہیں آدے گا۔ یہ کہ وہ شریعت محمدی ہی کو اگر مستحکم کریں گے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ ایک مجدد سے بخوبی لکھا سکتا ہے چنانچہ لکھا تھا آجیسا ہے۔ تیرہ سو برس سے اس کام کے لئے ایک جلیل القدر پیغمبر کو دوسرا سال تک آسمان پر بیٹھا رکھے اور اب اس کو نازل کرے اور میں بلا کسی استخفاف کے یہ کہتا ہوں کہ جھلا ان سے اپنی توبیخ نہ گئی اور سدا کامیوں سے ہی کام پڑا۔ تو بھلا دوسرے کی کیا سبب خالیں گے اور اپنے اتباع کو کیا عزت اور غلبہ بخشینگے۔ (سارے کہ نکو است از ہدایت پیدا ہست) اگر وہ اس قابل ہوتے۔ تو اسی وقت کچھ کر دیتے۔ مگر یہ تو اللہ میاں ہی کو منظور نہ تھا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنی اتباع کا غلبہ دیکھیں اور خوش ہوں اور اپنے دشمنوں کی ذلت دیکھیں۔ تو بھلا اب دوسرا سال کے بعد کیا کریں گے کیوں کہ نہ تو وہ دشمن جن کے ہاتھوں سے ان کو تکلیفیں پہنچیں۔ موجود ہیں کہ ان سے اگر بدل لیں گے نہ کوئی دوسرا وجہ ہماری سمجھ میں آتی ہے۔ یہی تیسری صورت۔ تو اس میں ان کی کوئی خصوصیت نہیں جس عالم یا مجدد کو خدا کھڑا کر دیو کہ وہ اس کی بجائے کسی با حسن الوجہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ مشاہد ہے تو یہ بھی کوئی ایسی ضرورت نہیں ہے جو ان کے دوسرا سال بعد آسمان سے تشریف آوری کی مقتضی ہو۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ ان کا ابطال تثلیث کرنا ایک خاص اثر رکھے گا اس وجہ سے کہ ان کو ہی خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ تو جب وہ خود ان کے اس عقیدہ کا بطلان ظاہر کریں گے۔ تو بہت کچھ اثر مرتب ہو گا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے نزدیک اس بات پر دلیل کیا ہوگی کہ یہ وہ ہی عیسیٰ ابن مریم سلام اللہ علیہ ہیں جن کو ہم خدا کا بیٹا سمجھتے تھے۔ کیوں کہ ان کے نزول آسمانی کو اگر مان لیا جاوے تو تمام دنیا تو موجود ہوگی نہیں اگر ہوگی بھی تو بالضرر متعدد اشخاص ہی ہوں گے۔ تو ان کی تصدیق کون کرے گا۔ نہ ماننے والے جب نہ مانیں گے پھر ایک فضول سے بات ٹھہری۔ اور ان کا دوبارہ آنا غوسا ہو گیا۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا یہ امر ممکن نہیں۔ تو اس کا

جواب ہم یہ دین گے۔ کہ امکان مستلزم دفعہ کب ہے۔ جو ہم خواہ مخواہ تسلیم کریں اور جب امکان ہی پر آگئے۔ تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم میں سے کسی کو خدا یہ شرف بخشے۔ اور مسیح بن مریم بنا دو جب یہ بھی ممکن ہے اور وہ بھی۔ تو جو عقل سے زیادہ اقرب ہوگا۔ ہم تو اس کو ہی پسند کریں گے۔ اب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سب سے اول یہ دریافت کرتے ہیں۔ حضرات کفرین سے کہ حضرت اقدس نے ارکان دین میں سے کسی رکن کا نفوذ بائد انکار کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ حاشا۔ عن ذلک۔ اچھا اصول دین میں سے کسی اصل کے ساتھ مخالفت کی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ پانچوں ارکان اسلام کو وہ مانتے ہیں۔ شرط ایمان کے متعلق ہیں۔ اگر ان کی اور حضرات کفرین کی مخالفت ہے۔ تو صرف ایک مسئلہ حیات و وفات مسیح میں ہے۔ تو کیا کوئی شخص ہم کو یہ بتا سکتا ہے۔ کہ حیات مسیح علیہ السلام کا اقرار کرنا ارکان اسلام میں سے ہے یا اصول دین میں سے ہے ہرگز نہیں۔ پھر اس کے انکار سے انسان کافر کیونکر ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی اور وجہ اس کے علاوہ ہو تو کوئی صاحب ہم کو سمجھا دیں۔ کیونکہ اصول و فروع میں حضرت مرزا صاحب کا وہ ہی طرز عمل ہے۔ جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا و صاحب کرام و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کا تھا۔ وہ دعویٰ نبوت نہیں سرور کائنات کے ختم نبوت سے انکاری نہیں اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اتباع کو اپنا فخر سمجھتے ہیں اور اپنی کے غلامی کا دم بھرتے ہیں پھر یہ کفر کہاں سے آگیا کوئی صاحب یہ معما حل کر دیوے تو بڑی ہی مہربانی ہو۔ انفس و دنیا میں انصاف نہیں ہے۔ مگر میں اوروں کو تو بعد کھوں گا۔ پہلے میں خود ایسا تھا۔ مگر بعد الحمد مجھ میں اللہ تعالیٰ نے تحقیق کا مادہ ایسا رکھا ہے کہ جب تک خوب چھان بین نہیں کر لیتا۔ یکایک کوئی حکم قائم نہیں کرتا۔ اگرچہ میں مخالف ضرورتاً مگر نہ ایسا کہ خواہ مخواہ کوئی حکم لگاتا۔ چنانچہ اس کا انجام یہ ہوا کہ حج سے جو میں پچیس روز پہلے میں مخالفین کے گروہ میں تھا اور حج اپنے آپ کو ایک جان نثار غلام و خادم سمجھتا ہوں اور اس پر مجھ کو فخر و انداز ہے یہ کسی چیز کی برکت ہے تحقیق کی فقط میں حج میں روز سے حضرت اقدس کی نصائیف لطیفہ کا مطالعہ کرتا ہوں اور بڑی کوشش اور جانفشانی سے دیکھتا ہوں اور شب و روز اسی میں متغرق رہتا ہوں کہ کوئی بات تو ایسی نظر پڑے جس سے شبہ ہی کسی قسم کا وارد ہو سکے۔ مگر مجھے اس وقت تک ایسی کوئی بات نظر نہ آئی۔ آخر کو میں نے یہ سمجھ لیا کہ یا تو مخالفین کو خدا نے عقل سے بے برہ کیا ہے اور یا مجھے وہ باتیں نظر نہیں آئیں جن کی وجہ سے تحفہ کی جاتی ہو مگر یہ تحفہ حقیقتاً تحفہ سیات ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے (و یخفی عنکم میاتکم) کا تو

خدا وہ کام اس طرح نکال رہا ہے۔ اور اصل تو یہ ہے کہ چشم بد اندیش کہہ کر بندہ یاد۔ عیب نماید ہنرش در نظر) اسے لوگوں خدا سے درو قیامت آتی دالی ہو خدا کو کیا جواب دو گے کیونکہ دیکھو کہ اگر بالفرض حضرت اقدس نے جو دعویٰ کیا ہے وہ غلط ہی ہو تو ہم کو یہ بتاؤ۔ کہ ان سے بیعت کر نیک قیامت میں ہم پر کیا وبال پڑے گا۔ کیوں کہ وہ شرک کی تعلیم نہیں کرتے۔ خدا خواستہ راہ ضلال نہیں بتاتے پھر ہمارا کیا نقصان ہو ان کو ماننے سے اور اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچے لکھے تو بتاؤ قیامت میں درت حسرت کون ملے گا۔ بہر حال در صورت صدیق و عویٰ ہمارے پانچوں بلکہ دسوں گئی شکر میں در صورت کذب ہمارا گروہ سے کیا خرچ ہوا کہ کچھ بھی نہیں رہو۔ تم دونوں حال میں ٹھروں لوں۔ اب بتاؤ کون اچھا ہم یا تم۔ اختلاف سے کام لینا چاہیے دیکھو بعد تعالیٰ جو کچھ فرماتا ہے۔ اپنی کلام پاک میں وہ فرمان مثال و نظیر ہمارے لئے ہوتا ہے۔ دیکھو مومن آل فرعون کا قصہ۔ خدا نے بیان فرمایا وہ کیوں ہمارے لئے دیکھو کیا فرماتا ہے۔ و قال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ ان یقتلون رجلاً ان یقول ربی اللہ و قد جارکم بالینات من دیکم فان یدک کا ذبا فعلیہ کذبہ وان یدک صادقاً یصلکم بعضی الذی یعدکم) یہ تعلیم خداوندی ہے کیوں نہ ہم بھی ایسا کہیں اور کریں۔ اگر اس میں کوئی نقص ہو تو ہم کو بتاؤ ورنہ تم ہمارا کیا مان جاؤ۔ اب ہم ایک معیار اور بتاتے ہیں۔ دیکھو ان کی تعلیم کو آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ملا کر دیکھو اگر ایک ہے۔ تو پھر ماننے میں کیا عذر ہو اور اگر اس کے خلاف ہے۔ تو بے شک پھیٹ دو بلکہ ہم کو بھی وہ مخالفت بتاؤ۔ تو ہم بھی اس سے رجوع کریں۔ مجھے ایک زمانہ تک حیات و وفات مسیح کے متعلق بڑا اشتباہ رہا۔ مگر غور کیا تو معلوم ہوا کہ کچھ بھی نہیں اور ذاتی قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس سے حیات مسیح علیہ السلام ثابت ہو سکے جس قدر آیتیں ہیں ان سے صریح یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہود کا جو دعویٰ ہے کہ ان کو صلیب دی گئی تھی۔ غلط ہے بلکہ اپنی طبعی موت سے مرے مثلاً آیت کریمہ رانی متوفیت و رافعت الی و مطہر من الذین کفر و ارجاع ال الذین اتبعوٹ فوق الذین کفر و الی یوم القیامہ) اس میں ایک تو قوی ہے۔ ایک رفع الی اللہ ہے۔ ایک تطہیر ہے ایک متبعین کو مخالفین پر غالب کرتا ہے۔ ہر ایک ان میں سے واقع ہو گیا اور جس سے ترتیب سے یکے بعد دیگرے لفظ واقع ہیں۔ اسی طرح سے یکے بعد دیگرے ظہور میں آئے۔ پہلے تو نبی ہوئے۔ پھر رفع ہوا پھر تطہیر ہوئی اور پھر آپ کو متبعین کو بھی غلبہ ہو گیا۔ اب بتائیے۔ کہ وہ تشریف لادین گے

کیوں اور کیا ضرورت باقی رہی ہے۔ دوسری آیت (فما توفیتی گنت انت الوقیب علیہم) یہ صاف ظاہر ہے کہ قیامت سے تعلق رکھتی ہے اور یہاں وفات کے معنی موت ہی کے ہیں پر دوسری آیت میں توفی بمعنی رفع مع الجم الغصری کیسے ہو چلاوے گا۔ تیسری آیت (وما تلوک یقیناً بل دفعہ اللہ الیہ) اس میں صاف ظاہر ہے کہ موت کی نفی نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ اس بات کی نفی کی گئی ہے کہ وہ قتل نہیں کئے گئے۔ رہی آیت (وان من اهل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ و یوم القیامہ یکون علیہم شہیداً)۔ اس آیت میں ضمیر حضرت مسیح کی طرف عائد ہونے میں کلام ہے کسی نے قرآن کی طرف راجع کیا ہے کسی نے انحضرت کی طرف کسی نے حضرت مسیح کی طرف۔ اکثر مفسرین نے اسی ضمیر کے مرجع میں اختلاف کیا ہے پھر ہم کیوں کر خواہ مخواہ حضرت مسیح کو ہی مرجع ضمیر ٹھہراویں۔ اور کم از کم جب مفسرین کا اختلاف ہو گیا۔ تو کسی صورت سے صحیح رہا کیوں کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ اور پھر مہربانی فرما کر کوئی شخص ہم کو اس آیت کے معنی ہی ذرا سمجھا دیں۔ کہ وان من اهل الکتاب سے کیا ہوا آیا کہ دنیا میں جب اہل کتاب کا وجود آیا ہے قیامت تک جس قدر ہوئے اور ہو دیں گے۔ ان کی موت سے قبل توفی تو یقیناً باطل ہے۔ کیوں کہ کروڑوں اہل کتاب مر گئے۔ بے ایمان لائے ہوئے اور مرتے چلے جاتے ہیں اب یہ کہو کہ ان کے نزول من السماء کے وقت جس قدر اہل کتاب روئے زمین پر موجود ہو دیں گے۔ سب آپ پر ایمان لادیں گے تو یہی محال ہے۔ کیوں کہ تمام روئے زمین کے اہل کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو ایمان لائے نہیں۔ حضرت مسیح پر کیسے ایمان لے آئیں گے۔ نیز خدا تعالیٰ کا یہ فرمان کہ اغربنا بینہم العداۃ و البغضاء الی یوم القیامہ اور یہ فرمان و جاعل الذین اتبعوٹ فوق الذین کفر و الی یوم القیامہ۔ صاف بتلا رہا ہے۔ کہ کافروں کے مرتے قیامت تک رہیں گے۔ اگر آیت محدود بالا کے یہ معنی کئے جاویں کہ سب حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے۔ تو اس سے قرآن شریف کے بیان میں احتمالات لازم آتا ہے۔ گویا وہ کسی جگہ کچھ کہتا ہے اور دوسری جگہ اس کے مخالف بیان فرماتا ہے پھر غور تو کرو کہ جب ان کو صاحب شریعت بنا کر بھیجا گیا تھا۔ تو اس وقت تو ایک آدمی بھی ایمان نہیں لایا اور اب تمام روئے زمین کے یہود ایمان لے آئیں گے اور جبکہ ہم یہ دیکھ چکے ہیں۔ کہ یہود نے جھوٹ کر کھائی۔

اور ان کی کتاب میں جیکہ یہ لکھا ہے کہ میں اس وقت آریگا جب
ایلیا اسکان سے دوبارہ آئے گا۔ ایلیا نہیں آیا لہذا وہ مسیح کو بھی
نہیں کیونکہ وہ ان تو ایلیا کا مثل آیا۔ اور کتاب میں نفس ایلیا لکھا
تھا تو ہم کہتے ہیں جب ہمارے پاس ایک یہ نظیر بھی موجود ہے
تو کیا وجہ کہ ہم ان کی طرح مسیح کے آسمان سے نازل ہونے کے
منتظر ہیں اور جب وقت آئے گا تو ہم سے جاتا رہے۔ کف افسوس
ملنے کے سوا اور کچھ بھی۔ آوے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے اور
بہ نظر خیر خواہی ہم لوگوں کے لئے یہ لکھتے ہیں۔ (دفعہ دیشا
فلو من ومن دیشا فلیکھن) مجھے تو امید ہے کہ جو شخص میری
اس تحریر کو نظر انصاف دیکھے گا وہ ضرور انشاء اللہ تعالیٰ اسی سے فائدہ
اُٹھائے گا ویسے ہی ہٹ و ہرمی اور ضد۔ تو اس کا علاج کوئی نہیں
اس کا علاج خدا کرے اور پھر جب وہ شخص یہ کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف
سے مامور ہوں۔ کھلے نشان اپنے ساتھ رکھتا ہوں چنانچہ کسوت و
خسوف حج کو کام دینا نہ دیکھا۔ جس کا منظر ایک جوان تھا۔ بھی
واقع میں آگیا۔ پھر اس کے ہاتھ میں کیا تامل ہو سکتا ہے اور ہم تو یہ کہتے
ہیں کہ ہم کو نشانوں کی حاجت کیا ہے حضرت صدیق اکبر نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے کو نشانستان طلب کیا تھا اور واقعی صدیقیت
اسی سے تو عبارت ہو کہ ہر کسی نشان و معجزہ کے دیکھنے ایمان لے
آئے درمیان میں اور دوسروں میں جو نشان یا معجزہ دیکھا ایمان لائے
فرق ہی کیا رہتا۔ ہمارا تو یہ خیال ہے کہ ہم نے خدا کے اس مامور کو بدل
کسی نشان طلب کرنے اور دیکھنے کے مانا اور قبول کیا اور ہم ہمہ گیر کرتے
ہیں کہ ہم کو خدا بھی قبول کریگا اور ضرور کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔
اور واقعی نشان طلب کرنا تو میرے خیال میں ضعف یقین کی دلیل
ہو کیونکہ حق تو اپنی سماعت ایک ایسی روشنی رکھتا ہے جس کا اثر فوراً
قلب پر پڑتا ہے۔ بشرطیکہ ذرا سی بھی صلاحیت و قابلیت ہو ورنہ
وہ (فی قلبی) کہ مرعی فزا اذہم اللہ موصلاً والا مضمون
ہو جاتا ہے نہ کوئی نشان فائدہ دیتا ہے نہ کوئی معجزہ جیسا کہ اقبل
وغیرہ میں مشاہد ہو۔ وقس علی هذا اللہم ادنا الحق حقا وادنا
اتباعہ وامننا بالی باطلا وادنا قنا اجتناہ۔ اور
ہم کو تو زیادہ اس بات کا خیال ہے کہ دیکھ گیا سانپ اب لکیر گیا
والا مضمون نہ ہو جائے (یا حسرتا علی ما فرطت فی جذب اللہ
نہ کہتا ہے۔ ہائے افسوس وہ پیر جو اپنے مریدوں کو سوائے
شرک کے اور کچھ تعلیم نہیں۔ دنیا کے کئی قبر پرست کھڑا گدا یا
غوث یا قوطب یا اللہ کے بدلے پکارنے والے حلال کو حرام
اور حرام کو حلال قرار دینے والے تو لوگوں سے بیعت لیوں اور
لوگوں کو بھی ان سے بیعت کرنے میں کوئی تامل نہ ہو۔ اور ایک ایسا
شخص جو اپنی آپ کو مامور من اللہ بھی کہتا ہے اور تعلیم بھی وہ ہی
دیتا ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے اس
سے انکار ہو اور اس پر کفر کے فتوے دئے جاویں۔ وکالحول
دلاقہ آکا باللہ العلی العظیم۔ اب میں اس رسالہ کو اس

است ختم کرتا ہوں۔ شاید اس سے کسی کو یہ بھی پتہ چلے۔ اخوذ
باللہ من الشیطان الرجیم۔ فستذکرون ما اقول کم
واخوض اصروی الی اللہ انت اللہ بصیر بالعباد۔
قریب ہے کہ تم میرا کیا کرو گے اور میں اپنے کام کو خدا کے سپرد
کرتا ہوں وہ سب کے حال سے خوب آگاہ ہے۔
سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی
الموسلین والحمد للہ رب العالمین حررہ المراجی
عفوس القواب احمد مرشد نواب اکامندی کان اللہ
لہ وذلائق فی لہ من شہر دبیح اکادل ۱۳۲۷ھ من
ہجرتہ من لہ العن والشرف۔ تقریباً قادیان من
اقتطار پنجاب۔ ضلع گورداسپور۔ فقط

نجیب آباد میں طوفان بدتمیزی

جن لوگوں کو اخی اللہ مراد اکبر شاہ خاں صاحب اجمی سید مولوی انکوش اسکو
نجیب آباد اور حکیم احمد اللہ خاں صاحب نجیب آبادی کے مباحثات
اور مناظرہ مضامین سے واقفیت حاصل ہو وہ کسی قدر ضرور اندازہ
فرما سکتے ہیں کہ نجیب آباد والوں کے دل حقانیت کے قبول کرنے
کے لئے کس قدر ناقابل ہیں کچھ کل جناب اخی المعظم حضرت منشی
نعمت اللہ خاں صاحب مضطر بدایونی دارو حال نجیب آباد
کے محمی ہونے پر شہر کے عام آدمیوں کے دلوں میں رنج کی
ہی بھڑاس اٹھی کہ ایک نکتہ کس کس کے جعل طوط
سے آمادہ یورش ہو گئے۔ ہم ان لوگوں نے نہایت تہذیب و
سنجیدگی کے ساتھ مختلف طریقوں سے اس امر کا اعلان کیا کہ تم
اپنے مولویوں کو اس بات پر رضامند کرو کہ وہ مناسب طریقہ سے
افہام تعلیم کر لیں۔ اگر ہمارا غلطی پر ہونا ثابت ہو گیا تو پھر تمہاری
یہ شورش بھی ایک حد تک جائز ہو سکے گی۔ مگر بلا تحقیق یہ وحشیانہ
پن کی باتیں قابل اعتراض اور انصاف سے بعید ہیں چنانچہ
اخبار بدایہ میں بھائی اکبر نجیب آبادی نے اپنا جلیج بھی شائع
کر دیا جو ناظرین بدلی نظر سے ضرور گزرا ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ نے
کچھ ایسے قفل دلوں پر لگا دئے ہیں کہ نجیب آباد والے راہ حق پر
کسی طرح آنا ہی نہیں چلتے۔ بتاریخ ۲۷۔ اپریل بروز جمعہ نجیب آباد
کی جامع مسجد میں ایک نظم جس کو کسی طرح نظم نہیں کہہ سکتے (روایف
وقوافی اور وزن کسی چیز کا جس میں یہ نہیں چلتا) پڑھی گئی جس
میں حضرت اخی المعظم منشی نعمت اللہ خاں صاحب مضطر
بدایونی احمدی کو برا کرنے کی خاص طور سے کوشش کی گئی تھی۔
اس کے بعد یہ ارز و لیوٹن پاس کیا گیا کہ ان احمدی لوگوں سے
سلام علیک ترک کر دو۔ اور ان کے ساتھ کھانا پینا وغیرہ بھی موقوف
کر دو وغیرہ وغیرہ۔ دراصل یہ زمینی لوٹن انسانی شیریں کا اپنی

شیریں بیکوں سے کچھ نہ کر سکیں اور شہر کے مصنف مزاج ذلیل لوگوں
کے سوا ان بہت فطرت جمال کو ابھی سے شرمندہ ہونے کا موقع مل رہا
ہو اور یقیناً دلیل ہوں کہ بھائی مضطر صاحب ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر اور
ذی لیاقت شخص ہیں اور وہ مضطر بدایونی ہیں جو اپنی کمال شاعری اور
جادو نگاری کے سبب ملک میں اعلیٰ درجہ کی شہرت رکھتے ہیں اور انہوں
نے زمانہ جاہلیت میں بڑے بڑے موعرے کر کے ہیں۔ بھائی اکبر نے باوجودیکہ
وہ آجکل اپنی ہمشیر کی سخت علالت اور چند دیگر پریشانیوں میں مصروف
ہیں۔ بھائی مضطر کے متعلق جامع مسجد میں نظم پڑھے جانے کا حال
سنکر ان کو ایک خط لکھا اور اس میں ایک قطعہ بھی فی البدیہہ تسلیم برداشتہ
لکھا۔ صرف وہ قطعہ بدیہہ ناظرین کرتا ہوں اور متجی ہوں کہ احمدی بھائی
ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا ہم کو استقامت عطا کرے۔

قطعہ

مے پیارے مرے مضطر مرے مونس مرے ہوم
سنا ہے کچھ اثر جمال کے دل پر نہیں ہوتا
وہ آمادہ ہیں سب ملکہ تیری ایذا رسانی پر
ہوا ہے جب برپا کم یہ شور و شر نہیں ہوتا
مری خواہش ہے خاموشی سے تو خاموش کر ان کو
کہ کیروں کے مقابل کوئی شیر نہیں ہوتا
عدو کی بددبانی سے نہیں گھٹتا کبھی رتبہ
کہ قیمت میں کبھی بعد سے کم خنجر نہیں ہوتا
شغال و ساگ کی جانب ملتفت ہوتا نہیں ضغیم
خیال عاقل کو کچھ پاگل کی باتوں پر نہیں ہوتا
عدو کے مبلغ علم دیانت سے ہیں سب واقف
اثر جمال کی باتوں میں رتی بھر نہیں ہوتا
گدما جس پر کتابیں ہوں لدی عالم نہیں ہرگز
کہ چوپایہ کبھی انسان کا ہمسر نہیں ہوتا
خدا کی معرفت کچھ مولویت کو نہیں لازم
کوئی دنیا کی سیاحی سے اسکند نہیں ہوتا
تجھے غیروں سے کیا نسبت وہ ہمرتبہ نہیں تیرے
کہ قیمت میں برابر لعل کے پتھر نہیں ہوتا
اگر بڑ دل نہیں ہیں وہ تو بتلائے کوئی باعث
مقابل کوئی کیوں ان میں سے ای مضطر نہیں ہوتا
مرا چیلنج شائع ہو چکا ہے بدایہ میں چھپکر
مگر کوئی مقابل شہر کے اندر نہیں ہوتا
کسی سے سن بھی لیتا ہوں تو رنجیدہ خاطر ہے
تو پھر آرام حاصل مجھ کو اے مضطر نہیں ہوتا
یہ وقت امتحان ہے ایسا بدستقل نہا کہ ہم بہت کبھی دنیا میں شیر نہیں ہوتا
نیچہ نیک اس جمال کی یورش کا لکھنا کاہل فداں پرچ نہیں کستا اور لکھ نہیں ہوتا
نجیب آباد والوں کی کمینہ میں کاٹوہ جب نہ تجھے نہ کہتے جو دیوان اکبر نہیں ہوتا
الراحم۔ عبد العظیم خاں احمدی نجیب آبادی

صداقت کا جھنڈا

روزانه می خورم

اس کا رخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنی شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب نہ ہنگامہ لکھا ہوا ہے کہ ہر ایک کا گمان نہ صرف ایک کاروائی پر موقوف بھیجا جاوے بلکہ جس کو دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی یہ سرمہ ہر جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جاوے نما اثر دکھانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری البصار۔ دھند جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاج کی کو قیمت صرف ۸

سنتوں دندان۔ لو اب سیکو امراض دڑھ دانت تکلیف نہیں دیتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ دڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسور ہو میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت جیسے ہوں منہ سے بد بو آوے دانت میں پس ایک دفعہ لگائیے پھر مریض بھلا جنگا ہو جا لے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مریض میں ہوتا دانت مثل موت جکے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۴۔ سو نے چاندی کی گھولیاں یہ دوا اسم با سمنی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاقہ دیکھ کر ہر عمر کی کھچھو نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا پھپھن کی براعت الیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان جو بکا استعمال کریں پھر دیکھئے اگر آپ کیونکر سنی کمزوری کو کشاکی ہو یہ جو مصلی سے اترے ہی اپنا اثر تمام چھو

روزانہ اخبار عام
تازہ بتانہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روزیہ اخبار لاہور نکلتا ہے
نیچا کا سب سے پہلا پرچہ اور پھر روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ
اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔
میچر روزانہ اخبار عام لاہور۔

زمین کو کیا ہو گیا؟

بجلی کر ذریعہ نام و اور سسر
 آجکل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے
 بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا
 آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ذمات دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر بار چھوڑ
 پٹھے سی سست نہیں ہو جاتا بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضا ذریعہ بھی لگتی
 ہے۔ بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے۔ مٹی تیلی ہو کر احتکام
 بدن دل بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزرگی بڑھ جاتی ہے۔ آدمی شرمیلار
 ہو جو ضحیک اس نام اور فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض
 حال کے طافوں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی
 گرم کر دیتی ہے۔ پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی دلائل
 مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آج
 کے لئے بجلی کا روغن طلا و تیار کر کے بھیج دیتے ہیں جو کہ
 تیل لگا یا جاتا ہے۔ تاکہ پٹھے موٹے ہو جائیں اس علاج سے بیمار
 اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس
 بھی بھیجی جاتی ہے۔ تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے۔ اور
 سٹ (جس میں روغن طلا و برقی روغن مالش اور قوت
 بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنے معہ محمولہ اک

بجاء کر فریو نامہ داور سسریت کا علاج

علاج
 مضامع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس
 بار کے لیے قابل نہیں رہتا یہ نالائق حرکت
 ہو کر نکلیا تو ہیں اس بے فضل سے صرف
 کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگتا
 اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے۔
 سارے ہاتھ دھڑکیں آواز سے دل ڈرجاتا
 ہی جاتا ہے۔ ایسی ہی حالت کچھ
 اور سست اعضا کے اندر گیس کے اسکو
 وہی بجلی منگتا کہ ہزاروں مالوں
 می میاں سے دور رہتے ہیں ان
 کے پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک
 ت جلد تندرست ہو جاتا ہے چون کہ
 واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی
 مرض دور ہوئے مکمل برقی
 دہ کی دوائی شامل ہے اکی قیمت
 درخواست آنے پر فرست مفت

ولایت کے شاہی کارخانے کی
 تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں
 جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے
 اور بزرگوں کو اعلیٰ درجہ کی تندرستی
 میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید
 ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت
 مقوی اجزاء مثلاً فولاد کوئین
 ڈائیامینہ۔ کوکاسس۔ وایسکار سونا
 فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں
 ان کے استعمال سے جریان۔ اقلام
 سرعت۔ وقت۔ ضعف باہ۔
 ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مدد
 جو اندرونی کی طاقت ملتی ہے اور باقی
 زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک
 فیشی ولایت کی بند شدہ ہی جیہ
 کلب ہے میڈان انگلینڈ تاکہ
 کسی کو نہ ہو کہ نہ ہو قیمت فیشی
 ہر گولی معہ محصول ڈاک غیر

مذکورہ بالا دیات طلب کرنیکا پتہ یہاں۔ میجر ودائی خانہ سوج پرکاش۔ مقام دکنہ ضلع گجرات

لاہور سے شہنشاہ صاحب کی زیر نگرانی جو سالانہ طبی گفتگو اس
میں ایک صاحب نے اس بات کا رونا ریا کر کیا کہ بیسٹ میں ۷۰۰ ممبر
ہیں جن میں سے بشکل ۴۰۰ بھی کلیسیائی انگلستان کے سرکاری حامی نہیں ہیں

مردمی کا بکس۔ جو کہ اردی سستی وغیرہ کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ صرف ۱۰۰ میں نو اللین احمد صرحن اینڈ فزیشن رام باغ اور سر سے طلب کریں، ننگ سلطان، مخصوص اسماں بخش، نفع، وغیرہ کے لئے اکسیر نشینی مرد درجن صد

ضعف بصارت کے لئے سچا طریق

سحر حسیست

✽

اس میں نہ تو ممیرہ ہے اور نہ فرضی موتی وغیرہ ڈالے گئے ہیں۔ اور نہ کسی جنگی سنیا سی کا بتایا ہوا ٹوٹکا ہے۔ البتہ اس کا جزو اعلیٰ جت ہے۔ جو تمام کے تمام حکمائے سلف و حال کا بالاتفاق آنکھوں کے لئے اکیر مانا ہوا ہے۔ اسے ہم نے خود ایک نادر اور بالکل جدید ترکیب سے تیار کیا ہے۔ اور اس کو ملک کے لئے بے اندازہ مفید اور اپنے لئے خدا کے فضل سے موجب برکت سمجھ کر پبلک کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ کہ ضعف بصارت۔ دھند۔ جالا وغیرہ میں اس کو استعمال کر کے فائیدہ اُٹھا دیں۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ آنکھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ اور بلا ضرورت بھی ہر چھوٹا بڑا زن و مرد استعمال کر کے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ رات کو سوتے وقت دو دو سلائی اور صبح موندہ ہاتھ دھونے کے بعد ایک ایک سلائی لگانا چاہیے۔

صرف ایک پوڑیہ کے خریدار مع محصول ڈاک چھ آنے کے ٹکٹ بھیج دیں۔

قیمت فی پوڑیہ ۶ ماشہ - پوری ایک درجن پوڑیہ کے خریدار سے صرف دو روپے (عجم) صرف چار آنہ (۴)

محصول بذمہ خریدار

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح غنیری کاغذ شریفیق الصحت لاہور